السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے خاندان میں اولیائے کرام کی قبروں پر بکری کے ذبح کرنے کو تقرب کا ذریعہ بنانے کا دستور چلا آرہا ہے... میں نے انہیں منع کیا لیکن ان میں عناد اور زیادہ بڑھ گیا میں نے انہیں کہا کہ یہ تو اللہ سے شرک ہے وہ کہنے لگے۔ ''ہم اللہ کی عبادت کو اسی کا حق سمجھتے اور اسی عبادت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اولیاء اللہ کی زیارت کریں یا اپنی دعاؤں میں یوں کہیں کہ اپنے فلاں ولی کے طفیل ہمیں شفا عطا فرما، یا فلاں مصیبت کو دور کردے تو اس میں گناہ کی کونسی بات ہے میں نے انہیں کہا، ہمارا دین واسطے کا دین نہیں۔ تو وہ کہنے لگے ہمیں ہمارے حال پر رہنے دو۔'' ایسے لوگوں کے علاج سے متعلق آپ کون سا حل بہتر سمجھتے ہیں؟ ان کے مقابلہ میں مجھے کیا کرنا چاہیے اور میں اس بدعت کا کیسے مقابلہ کروں؟ شکریہ!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کتاب وسنت کے دلائل سیبیہ معلوم ہوچکا ہے کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کے لیے قربانی سے تقرب حاصل کرنا 'خواہ یہ قربانی اولیاء کے لیے ہو یا جنات کے لیے یا بتوں کے لیے ہو یا کسی بھی دوسری مخلوق کے لیے اللہ کے ساتھ شرک ہے اور ایسے اعمال جاہلیت کے اور مشرکین کے اعمال ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

قُل إِنَّ صَلاتى وَنُسُكى وَمَحياىَ وَمَماتى لِلَّهِ رَبِّ العـٰلَمينَ ١٦٢ لا شَريكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرتُ وَأَنا۠ أَوَّلُ المُسلِمينَ ١٦٣ ... سورة الانعام

''آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔''

اور نسک کا معنی قربانی ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت مبیبہ وضاحت فرمائیہے کہ غیر اللہ کی قربانی اللہ سے ایسے ہی شرک ہے جیسے غیر اللہ کی نماز شرک ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

إِنّا أَعطَينـٰكَ الكَوثَرَ ١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانحَر ٢ ... سورة الکوثر

(اے محمدؐ) ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو۔)

اس سورہ کریمہ میں اللہ تعالی نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ وہ اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کریں اور اسی کے لیے قربانی کریں۔ بخلاف مشرکین کے کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرنے اور غیر اللہ کے لیے ہی ذبح کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے:

وَقَضىٰ رَبُّكَ أَلّا تَعبُدوا إِلّا إِيّاهُ ٢٣ ... سورة الإسراء

''اور تمہارے پروردگار نے طے کردیا ہے تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو''

وَما أُمِروا إِلّا لِيَعبُدُوا اللَّهَ مُخلِصينَ لَهُ الدّينَ حُنَفاءَ ... ٥ ... سورة البینة

''اور انہیں حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ یکسو ہو کر اللہ عبادت کریں''

اس مضمون کی آیات کثیر ہیں کہ قربانی عبادت ہی ہے لہذا اس میں اللہ تعالی اکیلے کے لیے اخلاص واجب ہے اور صحیح مسلم میں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَعَنَ اللَّه من ذَبَحَ لِغَيرِ اللَّه»

''جس نے غیر اللہ کے لیے کی اس پر اللہ نے لعنت کی ہے''

رہی قائل کی یہ بات کہ میں اللہ سے اس کے اولیاء کے حق یا انکی منزلت کے ساتھ یا نبی کے حق یا نبی کی منزلت کے ساتھ سوال کرتا ہوں، تو یہ بات شرک تو نہیں تاہم یہ بات جمہور اہل علم کے نزدیک بدعت اور شرک کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ دعا عبادت ہے اور اس کی کیفیت توقیفی امور سے تعلق رکھتی ہے اور ہمارے نبی ﷺ سے کوئی ایسی بات ثابت نہیں جو کسی بھی مخلوق کے حق یا منزلت سے توسل کے جواز یا اس کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہو۔ لہذا کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ایسا توسل اختراع کرے جو اللہ سبحانہ وتعالی نے مشروع نہیں کیا:

أَم لَهُم شُرَكـٰؤُا۟ شَرَعوا لَهُم مِنَ الدّينِ ما لَم يَأذَن بِهِ اللَّهُ ٢١ ... سورة الشوریٰ

''جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جواس میںپہلے نہ تھی وہ مردود ہے''

اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے اور مسلم کی روایت جسے بخاری نے اپنی صحیح میں تعلیقاً ذکر کیا ہے اس کی تاکید کرتی ہے وہ یوں ہے:

«مَن اَحدث فی اَمرِنا ہذا لیس منہ فہو ردٌ»

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے امر (شریعت) میں موجود نہیں وہ مردود ہے''

رسول اللہﷺ کے قول رد کا معنی یہ ہے کہ وہ کام کرنے والے کے منہ پر مارا جائے گا اور قبول نہیں کیا جائے گا۔ لہذا مسلمانوں پر واجب ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالی نے مشروع کیا ہے اسی کے پابند رہیں اور جو بدعات لوگوں نے پیدا کر رکھی ہیں ان سے بچیں۔ مشروع توسل صرف یہ ہے کہ اللہ کی ذات اس کی صفات اس کی توحید اور عمال صالحہ سے توسل کیا جائے اللہ تعالی اس کے رسولوں پر ایمان نیز اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور اسی طرح کے نیکی اور بھلائی کے کاموں سے توسل کرنا چاہیے...اور عمل کرنے کی توفیق بخشنے والا تو اللہ تعالی ہی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

جلد1

محدث فتویٰ